القران کریم کی ترتیب کے موضوع پر تیرہ (13) صفحات پر مشتمل مضمون ضرور مطالعہ کریں

کیا القرآن کریم کو نبی کریمؐ اپنی حیات میں ترتیب دیکر گئے تھے؟

یہ ایک نہایت اہم موضوع ہے جس کے بارے میں جاننا نہایت ضروری ہے اس کیلئے ہم قرآن کریم سے رجوع کریں گے۔

قرآن کریم کی دوسری اور پہلی مفصل سورۃ البقرۃ کا آغاز ہی اس آیت سے ہوتا ہے جس میں قرآن کریم کو الکتاب کہا گیا ہے۔

ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٢﴾

یہ الکتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں متقیوں کیلئے ہدایت ہے۔

یہ جو عام طور پر کہا جاتا ہے کہ نبی اکرمؐ قرآن کریم کو مرتب شکل میں دے کر نہیں گئے تھے یہ صحیح نہیں ہے "کتاب" تو کہتے ہی اسے ہیں جو مرتب شکل میں موجود ہو۔القرآن کریم کو "الکتاب" بیشتر بار لکھا گیاہے عربوں کے اس وقت میں جب کچھ منتشر تحریروں کو جو اپنے ضمن میں مکمل ہوجاتی تھیں تو ان سب کو اکھٹا کر کے جب جلد کر دی جاتی تو اس کو کتاب کا نام دیا جاتا۔

القرآن کو تو " الکتاب" کہا گیا ہے "الکتاب" معرف بالام یعنی "ال" کی وجہ سے مخصوص کیا گیا ہے۔

عربوں میں کتابت کا رواج

درج ذیل آیت میں ایک لفظ "قرطاس" استعمال ہوا ہے جس کا مطلب کاغذ ہوتا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ نبیؐ کے وقت میں بھی کاغذ کا وجود تھا

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿سورۃ الأنعام۷﴾

اور اگر ہم تم پر کاغذ پر لکھی ہوئی الکتاب نازل کرتے پھر لوگ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو کر بھی دیکھ لیتے تب بھی کافر یہی کہتے ہیں کہ یہ تو صریح سحر ہے

زمانہ نزول قرآن میں عربوں میں کتابت (لکھنے پڑھنے) کا رواج اتنا عام تھا کہ مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۸۲ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ۚ

اے ایمان والو! جب تم کسی مدت کیلئے لین دین کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو

اس کے بعد اسی آیت میں لکھنے پڑھنے کے بارے میں تفصیلی ہدایات دی گئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کا حکم اسی صورت میں دیا جاسکتا ہے ، جب لکھنے پڑھنے کا رواج عام ہو۔

وَلَا تَسْأَمُوا أَن تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ

اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا جس کی میعاد مقرر ہے۔اس کے لکھنے میں سستی نہ کرو۔

دیکھ لیں اللہ کے فرمان کو کسی بھی معاہدہ کو فوری طور پر لکھنے کا سختی سے حکم ہے کیا آپ کے خیال سے نبیؐ ان احکامات کی روشنی میں وحی الہی کو فوری طور پر نا لکھتے ہوں گے ؟

معاملات کو ضبط تحریر میں لانے کی اہمیت یہ کہہ کر واضح کی کہ یہ

أَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ

اس سے شہادت محکم ہو جاتی ہے

عِندَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا ۖ

یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ کاروائی ہے اور گواہی کے لئے تو زیادہ مضبوطی ہے۔اور اس طرح زیادہ امکان ہے کہ تم شک وشبہ میں نہ پڑو۔

اس آیت سے واضح ہوتا ہے جس قوم کو عام لین دین کے معاملات کو ضبط تحریر میں لانے کا ایسا تاکیدی حکم دیا گیا تھا،اس قوم نے اپنی آسمانی کتاب کو تحریر میں لانے کیلئے کیا اہتمام نہیں کئے ہوں گے جو ان کیلئے ضابطہ حیات تھی اور جس کی رہنمائی کی انھیں قدم بہ قدم پر ضرورت تھی اور قرآن کریم تو پوری انسانیت کیلئے تاقیامت ایک ہدایت اور نور (روشنی) ہے تو اس وحی کو لکھنے میں کوتاہی کے بارے میں سوچا ہی نہیں جا سکتا

قرآن کریم کو لکھنے والے قابل اعتماد کاتب

جیسے جیسے وحی الہی نازل ہوتی تھی اسے انتہائی احتیاط سے ضبط تحریر میں لایا جاتا تھا آصحاب رسول رضی اللہ اسے اپنے طور پر بھی لکھتے تھے لیکن باب نبوت کی طرف سے اس کا خاص اہتمام کیا جاتا تھا۔ اور اس عظیم ذمہ داری کیلئے نہائیت قابل اعتماد کاتبوں کا انتخاب عمل میں لایا جاتا تھا۔

كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، سورۃ عبس﴾

دیکھو یہ (قرآن) ذکر ہے پس جو چاہے اسے یاد رکھے مکرم ورقوں میں جو بلند مقام پر رکھے ہوئے اور پاک ہیں لکھنے والوں کے ہاتھوں میں جو سردار اور نیکو کار ہیں

حفاظت کی غرض سے وحی الٰہی کو عام طور پر اوراق میں لکھا جاتا تھا۔

كِتَابٍ مَّسْطُورٍ فِي رَقٍّ مَّنشُورٍ ﴿١، ٢، ٣، سورۃ الطور﴾

لکھی ہوئی الکتاب پھیلے ہوئے ورقوں میں

اسی طرح یہ وحی ایک کتاب کے اندر محفوظ ہوتی چلی جاتی تھی۔

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٧، ٧٨، ٧٩، ٨٠، سورۃ الواقعۃ﴾

بیشک یہ قرآن کریم ہے جو کتابی شکل میں محفوظ ہے اس کو وہی مس کرتے ہیں جو مطہرین ہیں جہانوں کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے

رسولؐ ان پڑھ نہیں تھے

یہ جو کہا جاتا ہے کہ نبی اکرمؐ ان پڑھ تھے لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے یہ صحیح نہیں ہے نبوت سے پہلے تو آپؐ کی یہ کیفیت ہو گی لیکن نبوت کے بعد یہ بات نہیں تھی۔

یہ عقیدہ جان بوجھ کر مسلمانوں میں خوب پھیلایا گیا کہ رسول کریمؐ ان پڑھ تھے اور یہ تمام کارنامہ اسلام دشمنوں کا تھا تاکہ قران کریم کی حقانیت کو مشکوک بنایا جاسکے ظاہر ہے جب نبیؐ کو ان پڑھ

ثابت کیا جائے گا تو اس پر نازل الکتاب کی حقانیت مشکوک بن سکے گی اور اس میں وہ کسی حد تک کامیاب بھی رہے اور اسی لئے کہا جاتا ہے کہ آپؐ کا لقب "امی" تھا جس کے معنی ان پڑھ کے ہیں۔ حالانکہ پوری عرب قوم کو اہل کتاب کے مقابلہ میں "امی" کہا گیا- لفظ امی جو کے علماء کے مطابق رسول کریم کا لقب تھا صرف رسالتمابؐ کیلئے مخصوص نہیں تھا بلکہ پورے عرب کے لوگوں کو "امی" کہا گیا۔ اور اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ وہ ان پڑھ تھے بلکہ ان کو امی اس لئے کہا گیا کہ اہل کتاب کے مقابلہ میں ان کے پاس اللہ کی نازل کردہ الکتاب نہیں تھی یعنی اللہ کی الکتاب کے حوالے سے ان پڑھ تھے۔

اس مقام پر ضروری ہے کہ لفظ "امی" کی وضاحت کی جائے۔

سورۃ الجمعۃ کی آیت نمبر ۲ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢﴾

وہی ہے جس نے امیوں کے اندر ایک رسول خود اُنہی میں سے اٹھایا، جو اُنہیں اُس کی آیات سناتا ہے، اُن کا تزکیہ کرتا ہے، اور اُن کو الکتاب قوانین و حکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ اِس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے

یعنی رسول کریمؐ کی بعث امیوں میں ہوئی اور جو جزیرہ نما عرب کے رہنے والے تھے۔

سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۲۰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

قُل لِّلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ ۚ

پوچھو ان لوگوں سے جن کو الکتاب دی گئ اور امیوں سے کیا تم نے دین اسلام قبول کیا ؟

اس آیت میں واضح ہو گیا رسول کریمؐ کے مخاطب ایک طرف تو وہ لوگ تھے جو اہل کتاب تھے اور دوسری طرف وہ لوگ جو اللہ کی الکتاب سے نا آشنا تھے جن کو امیوں کہا گیا

مزید وضاحت کیلئے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۷۸ کا بغور مطالعہ کرتے ہے۔

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ

اور بعض ان میں سے لا علم لوگ ہیں جو الکتاب کے قوانین سے واقف ہی نہیں سوائے اپنے خیالات کے، اور وہ صرف ظن سے کام لیتے ہیں۔

مباحث:۔ بغور دیکھ لیجئے ان آیات میں لفظ" امی " کی بڑی واضح وضاحت آ گئی ہے۔"امی " وہ شخص ہے جو قوانین الہی یعنی الکتاب سے واقف نہیں ہو تا ہے۔"امی " کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ وہ ان پڑھ ہو تا ہے۔

اب اس بات کی وضاحت بھی پیش خدمت ہے کہ رسول کریمؐ ان پڑھ نہیں تھے

وَمَا كُنتَ تَتْلُو مِن قَبْلِهِ مِن كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ ۖ إِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ

﴿سورۃ العنکبوت ۴۸﴾

اور اس سے قبل نہ تو کوئی کتاب پڑھتا تھا اور نہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لکھتا تھا اس وقت البتہ باطل پرست شک کرتے۔

مِن قَبْلِهِ۔ (اس سے پہلے) کی تخصیص اس بات کی گواہ ہے کہ نبوت کے بعد نبیؐ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔

وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿۵ سورۃ الفرقان﴾

اور کہتے ہیں کہ یہ تو پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں جو اس شخص نے لکھ لی ہیں اور وہ صبح وشام اس کے سامنے لکھوائی جاتی ہیں

مباحث:- مندرجہ بالا آیات سے چند باتیں تو صاف ہوئیں

مشرکوں کا اعتراض کہ یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں لکھی جاتی ہیں صاف ظاہر کرتا ہے کہ قرآن کریم فوری طور پر لکھا جاتا تھا اور اس کے علاوہ نبی کریمؐ خود بھی قرآن لکھتے تھے کیونکہ اس میں "مِن قَبْلِهِ" کا لفظ ہی یہ ظاہر کرتا ہے کہ رسالت ملنے سے پہلے وہ لکھنے سے ناآشنا تھے لیکن وحی الٰہی سے آشنا ہونے کے بعد وہ لکھ پڑھ سکتے تھے۔

اور یہ بھی صاف بتا دیا گیا ہے کہ قرآن کریم کتابی شکل میں محفوظ ہے اور آصحاب رسول رضی اللہ خود لکھتے تھے

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿سورۃ الحجر ۹﴾

بیشک ہم نے ہی یہ ذکر (القرآن) نازل کیا ہے اور بیشک ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴿سورۃ القیامۃ ۱۷﴾

بیشک اس کا جمع کرنا اور پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے

جو لوگ یہ کہتے ہیں چلو یہ تو ثابت ہوا کے جو وحی ہوتا تھا لکھا جاتا تھا لیکن یہ کس طرح ثابت ہوتا ہے کے نبی کریمؐ کی طرف صرف قرآن کریم وحی ہوتا تھا یا "حکمت" اور "ذکر" قرآن کریم ہے یا کچھ اور ہے؟ تو ان حضرات کو لفظی و منطقی دلیل دیئے بغیر صرف اور صرف قرآن کریم سے چند حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں جو خود اس بات کیلئے ٹھوس دلائل ہیں کہ وحی الہی صرف القرآن کریم ہے اور "حکمت" اور "ذکر" بھی صرف قرآن کریم ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَإِن تَسْأَلُوا عَنْهَا
حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿سورۃ المائدۃ ۱۰۱﴾

اے ایمان والوں! ایسے مطالبات نہ کیا کرو کہ اگر وہ تم پر لاگو ہو جائیں تو تمہیں برے لگے۔

لیکن اگر تم انہیں ایسے وقت پوچھو جب کہ القرآن نازل کیا جا رہا ہو تو وہ تم پر واضح کر دئے جائیں گے۔ اللہ نے عافیت میں لیا۔ کیونکہ وہ برد بار حفاظت میں لینے والا ہے۔

قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ
لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ ۚ قُل لَّا أَشْهَدُ ۚ
قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿۱۹ سورۃ الانعام﴾

کہ کون سی چیز شہادت میں سب سے بڑی ہے کہہ دو اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور یہ القرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے تا کہ تمہیں اس کے ذریعہ سے آگاہ کروں اور اس کو جس کو یہ (القرآن) پہنچے کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی الہ ہیں؟ کہہ دو میں تو گواہی نہیں دیتا کہہ دو وہی ایک معبود ہے اور میں تمہارے شرک سے بری ہوں

وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا إِلَّا رَحْمَةً
مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا
بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا وَلَقَدْ صَرَّفْنَا
لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٨٦، ٨٧، ٨٨، ٨٩، سورة الإسراء﴾

اور اگر ہم چاہیں تو جو کچھ ہم نے تیری طرف وحی کی ہے اسے اٹھا لیں پھر تجھے اس کے لیے
ہمارے مقابلہ میں کوئی حمایتی نہ ملے مگر یہ صرف تیرے رب کی رحمت ہے بے شک تجھ پر
اس کا بہت بڑا فضل ہے۔ کہہ دو کہ اگر سارے انسان اور جن اکٹھے ہو جائیں کہ اس القرآن
کی مانند بنا لائیں تو اس کی مانند نا لاسکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں اور یقیناً
ہم نے لوگوں کیلئے اس القرآن میں ہر طرح کی مثالیں بیان کر دی ہیں مگر اکثر لوگوں کو
سوائے انکار کے کچھ منظور نہیں۔

فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۗ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ ۖ

﴿سورة طه ١١٤﴾

پس اللہ کی بلند شان ہے جو حقیقی بادشاہ ہے اور تو القرآن لینے میں جلدی نہ کر قبل اس کے اس کی وحی
تیری طرف پوری کی جائے

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً ۚ كَذَٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ ۖ
وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ﴿سورة الفرقان ٣٢﴾

اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص پر پورا قرآن یکبارگی کیوں نہیں نازل کیا گیا؟ ہاں اس طرح اس لئے کیا
کہ ہم تمہارے دل کو ثبات و تقویت دیں اور (اسی لئے) اسے عمدہ ترتیب کے ساتھ ٹھہر کر نازل کیا
ہے۔

وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ﴿٦ سورۃ النمل﴾

اور بیشک تمہیں القرآن حکمت و علم والے کی طرف سے دیا جاتا ہے

وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ﴿سورۃ یس ٢﴾

اور القرآن حکمت والا

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ لِّيُنذِرَ مَن كَانَ حَيًّا
وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٦٩، ٧٠، سورۃ یس ٧٠﴾

اور ہم نے اسے شعر نہیں سکھایا اور نہ یہ اس کے مناسب ہے یہ تو صرف ذکر اور
واضح بیان کرنے والا القرآن ہے تا کہ جو زندہ ہے اسے ڈرائے اور یہ کافروں پر قول
حق ہو

دیکھ لیں مندرجہ بالا آیات یہ ثبوت فراہم کرتی ہیں کہ وہی الہی جو نبی کریمؐ پر نازل ہوتی تھی وہ القرآن کریم ہے اور "حکمت" اور "ذکر" بھی صرف قرآن کریم ہے

Face book address

www.facebook.com/javedsarwar4